ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

بہاول پور کی نعت گو شاعرات۔۔۔ایک تحقیقی وتنقیدی جائزہ

A RESEARCH AND CRITIC REVIEW OF BAHAWALPUR'S URDU NAAT POETS

ڈاکٹر عاصمہ رانی
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو گورنمنٹ صادق کالج ویمن یونی ورسٹی بہاولپور
ڈاکٹر اقصیٰ نسیم سندھو
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو گورنمنٹ صادق کالج ویمن یونی ورسٹی بہاولپور

Abstract:

One of the features of the state of Bahawalpur is that the Nawabs here were friends of Islam but at the same time the poets belonging to it have also expressed their love for Islam which can be gauged from their words.Along with these poets, poets also played a significant role in promoting Naat recitation in this region.In Bahawalpur region,NusratRasheed has the honor of being the first Sahib e Dewan poet of Naat Recitation. Besides Gazal and poetry,She is Unique in her mystic style. There is a clear reflection of Love for Rasool(PBUH) in her Naat recitation. Her all literature work and expression are full of love of the Muhammad (PBUH). Apart from NusratRasheed,the names of Saboohi, BushraRehman, NaeemaRao, Noshigaillani, ShaguftaAltaf,RashidaHaiderRashi,NaheedQamar And Sadia Sana are of great importance in other Naatrectitationpoets.In this article will be an analytical study of thesepoets and their Poetry.

Keywords: Urdu naat o ghazal, Naatrecitation,poems on Islamic topics,love of Muhammad (PBUH)

ریاست بہاول پور کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہاں کے نوابان تو اسلام دوست تھے ہی لیکن ان کے ساتھ ساتھ یہاں سے تعلق رکھنے والے شعراء کرام نے بھی اسلام سے محبت کا بھرپور اظہار کیا ہے جس کا اندازہ بہاول پوری شعراء کرام کے مطبوعہ وغیر مطبوعہ کلام میں موجود حمد، نعت، منقبت، مرثیہ اور سلام سے بہ خوبی کیا جا سکتا ہے۔اس موضوع پر بات کرتے ہوئے اس امر کی طرف نشان دہی کرنا ضروری ہے کہ اس خطے میں ایسے شعراء کی بھی کثیر تعداد ملے گی جن کے شعری مجموعے مکمل طور پر نعتیہ شاعری ی ام ذہ ب ی ش اع ری پ ہ م ش ت ع م ل ہ ی ں م ث ل اً(عزیز الدین عزیز ساعت ساز" نظم الورع"، شمس الدین گیلانی" ارمغانِ اوچ"،عزیز الدین عزیز" نعتِ عزیز"، محمد یار فریدی" دیوانِ محمدی"، حفیظ الرحمٰن حفیظ" گلدستہ"، نادم صابری" گلزارِ جنت" تابش الوری" سرکارِ دوعالم" خورشید ناظر" بلغ العلی بکمالہ" خالد بخاری" موجِ عشق"، "ماہِ مبین" عاشق قریشی" سرورِ کونین کے ظاہری تریسٹھ سال (منظوم)"، طاہر چشتی" نعت سرا"، شہزاد احمد خان" عجز آرزو" وغیرہ) شامل ہیں۔انہی شعرا کے شانہ بشانہ بیگم نصرت رشید کا شمار بھی بہاول پور کی صفِ اول کی نعت گو شاعرات میں ہوتا ہے۔ دیگر نعت گو شاعرات میں صبوحی، بشریٰ رحمٰن، رئیسہ اشفاق زیدی، نعیمہ راؤ، نوشی گیلانی، شگفتہ الطاف، ناہید قمر، راشدہ حیدر رشی سعدیہ ثنا اور صالحہ ظفر کے اسمِ گرامی نمایاں ہیں۔

نصرت رشید:

نصرت رشید کا تمام کلام دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے گہرہائے عقیدت پر مشتمل ہے جن کو ہمیشہ اسی ذوق وشوق سے پڑھا جائے گا جس خلوص کے ساتھ شاعرہ نے اپنے جذبات عشق نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو قرطاسِ قلم سے محفوظ کیا۔بلاشبہ بہاول پور کی ادبی تاریخ میں نصرت رشید نہ صرف بہترین واولین صاحب کتابِ شاعرہ کے طور پہ جانی جاتی ہیں بلکہ اپنی منفرد طرزِ ادا اور شاعرانہ صلاحیتوں کی وجہ سے شعر ونعت گوئی کی روایت میں بھی نمایاں حیثیت کی حامل ہیں۔ نصرت رشید کے حوالے سے پروفیسر فاخرہ شجاع لکھتی ہیں۔

'نصرت رشید ۱۹۱۵ء میں رنگ محل لاہور میں پیدا ہوئیں۔۔۔ نصرت رشید نے میٹرک ۱۹۳۰ میں پاس کیا اور ۱۹۳۱ء میں ادیب عالم پاس کیا۔پہلا شعر انہوں نے بارہ برس کی عمر میں کہا مجھے اپنی دیوانی حضرت بنالو میرے دل سے غیروں کی الفت نکالو۔۔۔ نصرت رشید کی شادی ۱۹۳۲ء میں بہاول پور کے درویش منش بندے حکیم عبد الرشید سے ہوئی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

اور یوں نصرت رعنا سے نصرت رشید بن کر بہاول پور کے ریتلے علاقے چلی گئیں۔۔خاوند کی وفات کے بعد زندگی کی مشکلوں کا مقابلہ بڑے صبر وحوصلے سے کیا۔ ۱۵ اگست ۱۹۷۷ کو دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے انتقال کر گئیں" ۔ (۱)

نصرت رشید کی انفرادیت یہ ہے کہ بہاول پور کی پہلی صاحب دیوان (۲) اور مذہبی شاعرہ کے طور پہ سامنے آتی ہیں نصرت رشید نے بارہ سال کی عمر میں نعت کہنا شروع کی اور پھر عشق نبی ﷺ اور نعتِ نبی ﷺ کے لیے زندگی وقف کر دی۔ نصرت رشید کی شاعری چار زبانوں میں ملتی ہے اور اس پر وہ داد کی مستحق ہیں کہ اردو اور پنجابی زبانوں کے علاوہ سرائیکی اور پوربی زبان میں شعر کہنا ان کے علم زبان وادب سے گہرے شغف کا اظہار ہے۔ان کی شاعری کے دو مجموعے منظرِ عام پہ آچکے ہیں،" دعائے نیم شبی" اور "آہِ سحر گاہی" ۔

نصرت رشید کی حیات میں ہی ان کے پہلے شعری مجموعے "دعائے نیم شبی" کی (اشاعت اول) اکتوبر ۱۹۷۳ء میں ہوئی اور دوسرا مجموعہ 'آہِ سحر گاہی' ان کی وفات کے بعد نصرت رشید کی صاحبزادی معروف ادیبہ وشاعرہ بشریٰ رحمن نے ۱۹۸۰ میں شائع کرایا۔" دعائے نیم شبی" کی اشاعتِ دوم ۲۱ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ بمطابق ۱۶ جون ۲۰۰۰ء کو وطن دوست پبلی کیشنز کے زیرِ اہتمام ہوئی جس کی ناشر بشری رحمن ہی ہیں۔" دعائے نیم شبی" کی اشاعتِ دوم کے پس ورق پر نصرت رشید کے علم وادب کے خزانے کی حقیقی وارث اور نامور ادیبہ بشری رحمن اپنی والدہ کو کچھ یوں خراج تحسین پیش کرتی ہیں۔

"انہوں نے مجھے بولنا سکھایا تو میری زبان جوہرِ نطق سے آشنا ہوئی۔۔انہوں نے پہلی بار مجھے قلم پکڑایا اور لکھنا سکھایا۔۔تو میرے اندر حرف کی حرمت جاگی۔۔لفظ کی لذت نے جاگ لگائی۔۔فقرے کا فقر اور جملے کا جمال ادراک میں اترا۔ان کی صبحوں اور راتوں نے مجے زندگی اور بندگی کا قرینہ بخشا۔۔۔ان کی نعت گوئی نے میرا رخ گنبدِ خضریٰ کی جانب رکھا۔۔۔" (۳)

دعائے نیم شبی کی اشاعتِ دوم پہ ۲۱ ربیع الاول کی تاریخ کا انتخاب بھی ولادتِ بہ سعادت نبی کریم ﷺ کی نسبت سے ہی کیا گیا ہے اور اسے عقیدت کے اظہار کا ایک سلیقہ کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔اس مجموعے میں انتساب کو نذرانہ کے طور اس طرح سے دیا گیا ہے۔ **نذرانہ:۔**

بحضور شہنشاہِ کونین، داورِ محشر، سید البشر

حبیبِ خدا، احمدِ مجتبےٰ، محمد مصطفےٰ ﷺ

" دعائے نیم شبی" ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے جس میں سرورق، فہرست"،اعتراف" از نصرت رشید،"ایک سراپا نعت شخصیت" از حفیظ تائب،"بہاول پور کی صاحبِ دیوان نعت گوشاعرہ" از پروفیسر فاخرہ شجاع،" نشانِ عشقِ محمد" از محترمہ بی بی صاحبہ،" سرخ روشاعری" از ارمان عثمانی،" عشق رنگ" از شہاب دہلوی اور" معرفتِ حق" از زبیدہ احسان الحق کے دیباچے شامل ہیں ان مضامین کے ساتھ یہ مجموعہ ایک مناجات، نعوت اور سلام پر مشتمل ہے۔نصرت رشید اپنی نعت گوئی کے حوالے سے" اعتراف" میں یہ اعتراف کرتی ہیں۔

مباحث:۔

"میرے شعور نے آنکھ کھولی تو سامنے جمالِ مصطفوی تھا قلم اٹھایا تو اسی شہنشاہِ لولاک کی ثنا کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ " (۴)

عام طور پر نعتیہ مجموعوں میں ایک روایت یہ بھی نظر آتی ہے کہ ان کا آغاز حمد یا مناجات سے ہوتا ہے، دعائے نیم شبی کا آغاز بھی ایک مناجات سے ہوتا ہے جس میں نصرت رشید اپنے پروردگار سے التجا کرتی ہیں کہ میں سیہ کار ہوں لیکن الہی تو غفار ہے مجھے بخش دے۔ مناجات کے چند اشعار دیکھیے۔

الہی تیرا نام غفار ہے میرا نام لیکن گنہ گار ہے

تو ہے صاحب قدرت واختیار میری عرض سن میرے پروردگار

میں مجبور ہوں اور خطاوار ہوں مجھے بخش مالک سیہ کار ہوں

تجھے اپنے محبوب کا واسطہ براہِ کرم بخش میری خطا(۵)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

مناجات کے بعد ولادت باسعادت نبی کریم ﷺ کے موضوع پر کہا جانے والا نعتیہ کلام ہے جس میں شاعرہ اپنے جذبات کو عقیدت کی لڑی میں پرو کر پیش کرتی ہیں کہ جب احمد مصطفی ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو تاریکیوں کے اندھیرے چھٹ گئے اور ہر طرف نور پھیلنے لگا۔ اس حوالے سے کہی گئی مختلف نظموں میں سے کلام کے نمونے پیشِ خدمت ہیں۔

آ م ن ہ ک ی گ و د م ی ں ج ب ن ورِ ی ز د اں آ گ ی ا
ساتھ لے کر رحمتیں محبوبِ رحماں آگیا
جس کے آنے کی بشارت حضرتِ آدم نے دی
حق کا پیارا آگیا اسریٰ کا مہماں آگیا (۶)

گلستانِ آمنہ میں جب کھلا وحدت کا پھول
شادمانی ہر طرف تھی، رحمتوں کا تھا نزول
ذرہ ذرہ جھک گیا تشریف لائے جب رسول
ہر ادائے دلنشیں جن کی خدا کو تھی قبول
صف بہ صف حور و ملک آئے سلامی کے لیے
انبیاء بے چین تھے جن کی غلامی کے لیے
موجزن تھا اس گھڑی رحمت کا بحرِ بیکراں
آپ ج ل وہ گ ر ہ وئ ے ٹ و ٹ ی ں ب ت وں پ ر ب ج ل ی اں
کفر و ظلمت کا رعب سے مٹ گیا نام و نشاں
نورِ احمد سے منور ہو گیا سارا جہاں
قصرِ کسریٰ ہل گیا کافر پریشاں ہو گئے
بت گرے سجدے میں اور بت خانے ویراں ہو گئے (۷)

نصرت رشید نے بارہ سال کی عمر میں نعت کہنا شروع کی اور پھر نعت ہی ان کی زندگی بن گئی۔ نصرت رشید نے محسنِ اعظم سرورِ کائنات ﷺ کے حضور جو گل ہائے عقیدت پیش ک ی ے ہ ی ں وہ ان ک ی ان ک ی دل ی م ح ب ت ک ے آ ئ ی ن ہ دار ہ ی ں ۔ ط ب ع اَ ع اش ق ِ رس ول ﷺ ہونے کی وجہ سے ہر لمحہ اظہارِ عشقِ نبی میں صرف کیا اور انتہائی عجز وا ترجمانی کرتی رہیں۔ دعائے نیم شبی کا ایک ایک لفظ ان کے محبت بھرے دل کا پتا دیتا ہے۔ نصرت رشید کی نعت گوئی کے حوالے سے شہاب دہلوی لکھتے ہیں۔

”محترمہ نصرت رشید نے مدحِ رسول ﷺ کو اپنا جزوِ ایمان بنا کر گویا توحید پرستی کا حق ادا کیا ہے انھیں طبع موزوں بھی عطا کی ہے اور دلِ پر سوز بھی۔ وہ نعت لکھتی ہیں اور نعت ہی پڑھتی بھی ہیں۔ ان کی نعتوں میں جوش و جذبہ بھی ہے اور وارفتگی اور خود سپردگی کی کیفیت بھی۔ جب وہ نعت پڑھتی ہیں تو دنیا و مافیہا کی انھیں خبر نہیں رہتی اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی روح بارگاہِ رسالت ﷺ میں قربان ہونے کے لیے بے قرار ہے۔“ (۸)

نصرت رشید کی وارفتگی و خود سپردگی کی کیفیت کا اظہار ان کے کلام میں نمایاں طور پہ دیکھا جا سکتا ہے اس حوالے سے چند اشعار ملاحظہ فرمایے جن میں نبی ﷺ سے عشق کا والہانہ اظہار بھی ہے۔

دل میں جو عشقِ محمد کی ضیاء جلا رکھی ہے
اس سیہ خانے میں اِک شمع جلا رکھی ہے
داغِ غم، سوز و الم، آہ و فغاں، دردِ فراق

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

دل کی محفل انھی پھولوں سے سجا رکھی ہے

بازیِ عشق محمد بھی عجب بازی ہے

دل تو کیا جان بھی اب میں نے لگا رکھی ہے (۹)

زباں پر ہے ہر دم ثنائے محمد ﷺ

محمد پہ قرباں گدائے محمد ﷺ

بیاں کیا ہو رتبہ محمد کا نصرت

خدا خود ہے محوِ ثنائے محمد ﷺ (۱۰)

اس میں کوئی شک نہیں کہ محسنِ انسانیت بھٹکی ہوئی انسانیت کے لیے رہنما بن کر آئے اور انسان کو خدا اور وحدانیت سے آشنا کرایا اسی لیے جب تک یہ دنیا قائم ہے انسانیت کی سر بلندی قائم رہے گی اور نبی کریم ﷺ کا آستانِ مبارک محبت و عقیدت کا محور و مرکز رہے گا۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت محمد کے حضور ہر مذہب اور ہر مکتبہ فکر کے افراد عقیدت کے پھول نچھاور کرتے نظر آتے ہیں۔ دعائے نیم شبی بھی انہی پھولوں کا اک حسین گلدستہ ہے جس میں نصرت رشید محسنِ انسانیت کے قدموں میں اپنے جذبات کا اظہار انتہائی عجز و انکساری سے کرتی ہیں۔ نصرت رشید کا اندازِ بیان دردِ عشق سے اس حد تک مغلوب ہے کہ ان کا سارا کلام درد و سوز کا مرقع نظر آتا ہے عجز و انکسار، فریاد و فغاں، اشکباری، امید و بیم کش، قرب و دوری کا احساس، سلسلہء انتظار، درِ اقدس پر باریابی کی التجائیں، روضہء مبارک کی جالی چومنے کی آرزو، سبز گنبد کے دیدار کی تمنا، کاروانِ حجاز میں شمولیت کی خواہش، مدینے کے سفر کا شوق، غبارِ راہ میں منزل مقصود کی تلاش، دورانِ سفر ہر قدم پر سجدہ ریزی کی حسرت، جوش و ضبط کا التزام، لغزشوں کا خدشہ، چشم پوشی کی توقع، انجامِ کار دریائے رحمت میں ڈوب جانے کی امید اور زیارتِ روضہء رسول ﷺ کے پر نور لمحات پر درود و سلام کے پھول نچھاور کرنا ان کے کلام کے نمایاں پہلو ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے حضور درود و سلام پیش کرنا ایک ایسا امر ہے جسے باری تعالیٰ نہ صرف بے حد پسند کرتے ہیں بلک اس کا حکم بھی دیتے ہیں کہ میرے محبوب پہ سلام بھیجو۔ نصرت رشید کے کلام میں بھی درود و سلام کے بیش بہا موتی ملتے ہیں۔ چند اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

تم ہو حبیبِ کردگار تم ہو بنائے روزگار

تم پہ سلام لاکھ بار تم پہ درود بے شمار (۱۱)

بادِ صبا نبی سے میرا سلام کہنا

سردارِ ہاشمی سے میرا سلام کہنا (۱۲)

تصور میں خیر الانام ﷺ آ رہے ہیں

زباں پر درود و سلام آ رہے ہیں

درود ان پہ بھیجو عقیدت سے نصرت

خدا کے بھی جن کو سلام آ رہے ہیں (۱۳)

صبوحی:

صبوحیایکنظمنگار مرثیہنگاراور غزلگو شاعرہہیں۔ شاعریدراصللطیفجذباتواحساساتکااظہار ہے۔ دراصلشاعر حساسلوگھوتے ہیں۔ شعراء کیحساسیتکبھیمعاشرتیمسائلکیوجہسے جنملیتیتوکبھیمعاشی مسائلکیوجہسے۔ کبھیشاعر کے پیچھے نفسیاتی الجھنیں ہوتیہیں توکبھیمذہبسے لگاؤ۔ صبوحی نے اپنی شاعری میں اپنے جذبات و احساسات کی خوبصورت ترجمانیکی ہے۔ انکینعتیہنظمیں انکے جذباتواحساساتکیبہترینعکاسہیں انکیہر نعت اور نعت کا ہر شعر عشقرسول ﷺ کا غماز ہے۔ نعت کاایکایکلفظگویاموتیہے۔ بقولشاعرہ۔

؎ تیرا فلک تیری زمیں تو عرش اعظم کا مکیں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

تیرے لیے لوح و قلم تو ہے دو عالم کا امیں

(۱۴)

بشریٰ رحمن:

انکی شاعری اپنے احساسات و جذبات کا خوبصورت اور دلکو چھو لینے والے فن پاروں کا مرقع ہے۔ شاعری دراصل لطیف قلبی کیفیات سے جذبات اور احساسات کا نام ہے۔ ایک شاعر جہاں اپنی اندرونی اور بیرونی کیفیات کو پیش کرتا ہے وہاں وہ معاشرتی رویوں کی عکاسی بھی اپنے کلام کے ذریعے کرتا ہے۔ وہ جو کچھ اپنے ارد گرد دیکھتا اور محسوس کرتا اور پھر اسے لفظی پیراہن عطا کرتا ہے بشریٰ رحمٰن کی شاعری میں فکری وسعت، جذبات کی گہرائی اور سماجی اور معاشرتی اقدار موجود ہیں۔

بشریٰ رحمٰن نے دیگر موضوعات کی طرح اپنی شاعری میں اسلامی واقعات عقائد کے پس منظر میں اپنے روحانی کرب اور متصوفانہ رجحانات کے بے پناہ ترجمانی کی ہے۔ اس حوالے سے انکے اشعار دیکھیے۔

بہتر وئے جا کر عرفات میں ہم

رہے جذب انکی ملاقات میں ہم

(۱۵)

چوم چوم تیرا نام لوں میں

جگ میں۔کوکو۔دھوم تھری ہے!

روم روم میں تو ہی تو!

سانسوں میں چلتا تو.....(۱۶)

نعیمہ راو:

نعیمہ راؤ

نہایت سادہ مزاج اور مذہبی رجحانات کی حامل خاتون ہیں۔ انکی شاعری میں ایک مخصوص دھیما پن اور شائستگی ملتی ہے۔ انکی شاعری زیادہ تر اسلامی موضوعات پر مبنی ہے انہوں نے نعت، حمد، غزل، نظم اور مرثیہ وغیرہ میں طبع آزمائی کی، وہ ایک حساس دل شاعرہ ہیں۔ شاعری میں انہوں نے اپنے سچے جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انکا کلام دلوں میں اترتا اور ذہنوں پر چھا جاتا ہے۔ اسی طرح نعیمہ راؤ نے اپنی شاعری میں اپنے جذبات و احساسات کو خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ وہ جو کچھ محسوس کرتی ہیں انہیں شعری قالب میں ڈھالنے کا فن جانتی ہیں۔

اس حوالے سے انکے اشعار دیکھیے۔

کاش میں مدینے کی مشکبار ہوا ہوتی

وقت رخصت فاطمہؓ زہرہ جہ ہوتی

(راقم الحروف کے پاس کاپی محفوظ ہے)

بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ کے ساتھ

کھودتی خندق کو اور اٹھاتی پتھر

(راقم الحروف کے پاس کاپی محفوظ ہے)

نوشی گیلانی:

شاعری حسن و دلکشی کا نام ہے۔ حیات و احساسات کو خوبصورت پیرائے میں
اظہار کرنے کا نام ہے۔ شاعری میں کئی نام ایسے ہیں جو اپنی شاعری کی وجہ سے مشہور ہیں ان میں ایک نمایاں نام نوشی گیلانی کا ہے۔ نوشی گیلانی کے چار شعری مجموعے بالترتیب "محبتیں جب شمار کرنا" "ا داس ہونے کے دن نہیں ہیں" "پہلا لفظ محبت لکھا" ہو اچکے سے کہتی ہے "منظر عام پر آچکے ہیں۔ آج کا عہد ایک عہد مسائل ہے جہاں سیاسی، معاشی، معاشرتی اور نفسیاتی الجھنوں نے دگرگوں ہے کہ عام انسان کے لیے زندگی کے مراحلے کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ نوشی
نے غزل کے ساتھ ساتھ نظموں میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ لیکن غزل ان کا اصل میدان ہے۔ نظموں میں ان کی نعتیں اور حمدیہ نظمیں ان کے جذبات کی بہترین عکاسی ہیں۔ نعت کے اشعار دیکھیے۔

ایسی حمت کی گھڑی بھی کوئی آسکتی ہے

میں مدینے میں رہوں مجھ میں مدینہ آجائے

ہو تو سکتا ہے اگر آپ کرم فرما دیں

میری آنکھوں سے میرے دل میں مدینہ آجائے

(۱۷)

شگفتہ الطاف:

شگفتہ الطاف بہاولپور کی معروف شاعرہ ہیں۔ بہاولپور کے ادبی منظر نامے پر جو شاعر نمایاں ہوئیں ہیں ان میں شگفتہ الطاف کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ شگفتہ الطاف اپنے جذبات و احساسات کو شعری قالب میں ڈھالنے کا خوب فن جانتی ہیں وہ اپنے جذبات کے ساتھ معاشرے پر بھی گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ شگفتہ الطاف کی نعت بھی معرفت کے رنگ سے معمور ہے۔ اشعار ملاحظہ کیجیے۔

بنجر نگر تھا لیکن زرخیز ہو رہا ہے دل یادِ مصطفی سے لبریز ہو رہا ہے

ہر شاخ پڑھ رہی ہے صل علیٰ محمد ہر پیڑ احترام اگلریز ہو رہا ہے

چڑھتا نہیں ہے مجھ پر کوئی بھی رنگ اب تو اک رنگِ معرفت ہے اور تیز ہو رہا ہے (۱۸)

ناہید قمر کا اولین شعری مجموعہ "اکسفر اداسی کا" ۲۰۰۲ء میں شائع ہو کر ادبی دنیا میں پزیرائی حاصل کر چکا ہے ۔ ان کی دوسری شاعری کی کتاب "زندگی کے حاشیے پر "نظموں پر مشتمل ہے۔ اس شعری مجموعے میں پچاس نظمیں شامل ہیں
۔ ان کے شعری مجموعوں سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ ناہید قمر بنیادی طور پر نظم کی شاعرہ ہیں۔ نظم کے ساتھ ساتھ انہوں نے غزلیں بھی کہی ہیں لیکن ان کی شاعری کا زیادہ حصہ نظموں پر مشتمل ہے۔ ناہید قمر نے نعت کو بھی اپنی شاعری کو موضوع بنایا ان کی نعت بہ عنوان "حرفِ سپاس" سے چند اشعار دیکھیے۔

اے شہِ انبیاءؑ

غلامانِ خیر الوریٰ

ہو نگاہ کرم

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

نعت لکھنے کی مجھ کو سعادت ملے

آپؐ کے نام کی

نسبت خاص سے

خیر و برکت ملے

اپنے ہونے کی

پہلی شہادت ملے(۱۹)

راشدہ حیدر رشیؔ بابولپور کا شعری مجموعہ "اے ہو امیرے چاند سے کہنا" کے عنوانسے شائع ہوا۔

راشدہ حیدر رشیؔ غزل و نظم کی شاعرہ ہیں لیکن جب نعت لکھتیہیں تو عجز و نیاز میں ڈھلکر لکھتی ہیں۔ انکینعتکا ہر شعر عشقِ رسولؐ کا غماز ہے۔ ایک نعت سے چند اشعار دیکھیے:

آپ ہی کے عشق نے مجھ کو سنوارا یار سولؐ اللہ

آپؐ میری زندگیکاہیں سہارا یار سولاللہ

میں مدینے کیفضائیں کتنیشادابو حسین

کتنا خوشمنظر ہے طیبہ کا نظارہ یار سولاللہ

(20)

سعدیہ شنا کا شمار بہاول پور کیعہد جدید کیشاعرات میں ہو تا ہے انکا اولینشعری مجموعہ "انکار کے بعد" کے عنوانسے ۲۰۰۵ء میں شائعہوا۔ سعدیہ شنا بنیادیطور پر نظمکیشاعرہ ہیں۔ شاعری میں انہوں نے غزلکو بھیاپنا موضوعخیال بنایا لیکنزیادہ تر انہوں نے اپنے جذباتو احساساتکا اظہار نظم میں کیا۔ نعتیہ نظم" کوئی نہیں ہے مثال اُس کی "سے اشعار ملاحظہ فرمایے:

وہ ذاتِ اقدس

کہ جس کے ہونے سے

زندگی ہے

وہ جس کے ہونے سے

دو جہانوں میں دلکشی ہے

ازل، ابد

سب اشارے اُس کے

سفینہ اُس کا

کنارے اُس کے (21)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

صالحہ ظفرنے اپنے جذباتواحساساتکونہایت محبت اور عقیدت سے شاعرانہ اندازمیں بیانکیا ہے۔ انکے نعتیہ اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

میرے خیالکو گفتار کا ہنر دے گے

میرے گماں کو وہ حسن یقینسے بھر دیں گے

خدا بلارئے گا اک روز انکیچو کھٹ پر

یہ میرے عز مجھے ہمتسفر دیں گے

(22)

المختصر بہاول پور کی معروف نعت گو شاعرات میں نصرت رشید، صبوحی، بشریٰ رحمنٰ، رئیسہ اشفاق زیدی، نعیمہ راؤ، نو شیگیلانیشگفتہ الطاف، ناہید قمر، راشدہ حیدر رشی آور صالحہ ظفر کے اسمِ گرامی نمایاں ہیں۔ نصرت رشید سے تاحال تمام شاعرات کا محبوبِ خدا ﷺ کے حضور عقیدت کے پھول انتہائی عجز وانکسار سے پیش کرنا ان کے لیے توشہ آخرت ہے ۔ بہاول پور میں نعت گو شاعرات اور اردو نعت گوئی کا سلسلہ نصرت رشدح سے شروع کر تاحال جاری وساری ہے اور انشااللہ جاری رہے گا۔

حوالہ جات

۱)"دعائے نیم شبی"، بیگم نصرت عبدالرشید، وطن دوست نیو گارڈن ٹاون، لاہور، اشاعت دوم ۱۶ جون ۲۰۰۰ء، ص۹۱

۲)"بہاول پور میں اردو شاعری"، عمران اقبال، چولستان علمی وادبی فورم، بہاول پور، مئی ۲۰۱۰ء، ص ۲۲۸

۳)"دعائے نیم شبی"، بیگم نصرت عبدالرشید، پسِ ورق

۴) ایضاًص ۱۳

۵) ای ض اًص۹۱

۶) ای ض اًص۹۳

۷) ای ض اًص۹۱

۸) ای ض اًص۹۶

۹) ای ض اًص ۱۰۳

۱۰) ای ض اًص۱۱۱

۱۱) ای ض اًص۱۱۷

۱۲) ای ض اًص۱۲۱

۱۳) ای ض اًص۱۵۳

14) " نئی سحر"، صبوحی، سعید پریس، ناظم آباد، کراچی، مارچ ۲۰۰۶، ص ۱۱۹

۱۵) " صندل میں سانسیں جلتی ہیں"، بشریٰ رحمن، خزینہ علم وادب، لاہور، ۲۰۰۲، ص ۲۵

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

۱۶) ای ض اَ ص ۱۵

۱۷) "پہلا لفظ محبت لکھا"، نوشی گیلانی، جہانگیر سنز، لاہور، جنوری ۲۰۰۷، ص ۱۶

۱۸) "ساحلوں پر بھٹکتی آواز"، شگفتہ الطاف، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، فروری ۲۰۱۰، ص ۳۳

۱۹) "زندگی کے حاشیے پر"، ناہید قمر، پورب اکادمی، اسلام آباد، اگست ۲۰۱۶، ص ۸۷

۲۰) "اے ہوا! میرے چاند سے کہنا"، راشدہ حیدر رشی، ارباب ادب پبلی کیشنز، لاہور، مارچ ۲۰۰۸، ص ۲۴۔۲۵

۲۱) "انکار کے بعد"، سعدیہ ثنا، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، مارچ ۲۰۰۵، ص ۲۰، ۱۹

۲۲) "مجھے اک خواب رہنے دو"، صالحہ ظفر، طہٰ رحیم پبلی کیشنز، لاہور، فروری ۲۰۱۴، ص ۲۶